الحمد لله اللطيف و الصلوة و السلام على رسوله الشفيق اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

الصلوة و السلام عليك يا رسول الله ﷺ و على الك و اصحابك يا حبيب الله ﷺ

مرتب:

مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کِتَابُ الصَّلَاةِ

بَابُ الْأَذَانِ كَيْفَ هُوَ ؟

اذان کا باب کہ اذان کیسے دی جائے؟

موقفِ اوّل:

محمد بن سرین، حسن بصری، امام مالک اور اہل مدینہ کا مذہب یہ کہ اذان ایسے ہی ہو جیسے ابو محذورہ کی حدیث میں ذکر ہوا ہے۔

دلیل: 802عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: " عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ "

ابو محذورہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی جیسے کی تم لوگ اب اذان دیتے ہو:

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ -أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ -أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ-أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ -أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ-أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ - حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ - حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ- حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ- لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ "

موقفِ ثانی:

امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، و(اصحابہم) نے دو جگہ میں اختلاف کیا ہے۔

پہلی جگہ:

اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر کتنی بار کہا جائے؟

فرماتے ہیں اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر چار بار ہونا چاہیے۔

دلیل: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ عَلَى مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

قیاس کے ذریعے دلیل:

بعض کلمات دو جگہوں میں دہرائے جاتے ہیں اور بعض کلمات دو جگہوں میں نہیں دہرائے جاتے، بلکہ صرف ایک جگہ میں ذکر کئے جاتے ہیں، اور جو کلمات ایک جگہ میں ذکر کئے جائیں اور دو جگہوں میں ذکر نہ کئے جائیں، تو انہیں دو دو مرتبہ اذان میں پکارے جائے گے جیسے: حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، اور حی علی الفلاح، حی علی الفلاح۔

اور شہادۃ دو جگہ میں ذکر کی جاتی ہے، اذان کے اول اور آخر میں، پس اذان کے شروع میں شہادۃ کو دو مرتبہ پکارا جائے گا جیسے: اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ۔

اور اذان کے آخر میں ایک مرتبہ پکارا جائے گا جیسے: لا الہ الا اللہ۔

اور جن کلمات کو اذان میں دو مرتبہ ذکر کیا جاتا ہے، تو اذان کے شروع میں ماہو علیہ کے نصف پر تثنیہ (دوبار) ذکر کریں گے، جیسے: اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، اور حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ: اللہ اکبر اللہ اکبر۔

امام اعظم ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے، اور امام ابو یوسف سے ایک قول اور ملتا ہے جو کہ اول قول کی مثل ہے۔

دوسری جگہ:

ترجیع کے ہونے یا نہ ہونے میں۔ کہ ترجیع کی جائے گی یا نہیں؟

موقفِ اوّل:

امام شافعی، امام احمد، اسحق، ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ ترجیع ہو گی۔ جیسا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔

دلیل: **802** عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: " عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ "

موقفِ ثانی:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر اور اہل کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ ترجیع نہیں ہو گی۔

دلیل: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ فَنَادَى اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. فَذَكَرَ الْأَذَانَ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّرْجِيعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: نِعْمَ مَا رَأَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا۔

موقفِ اوّل کا ردّ:

پس عبد اللہ بن زید نے اپنی حدیث میں ترجیع کو ذکر نہیں کیا جس کی بناء پر یہ حدیث ابو محذورہ کی حدیث سے ترجیع فی الاذان میں مخالف ہو گی پس اس پر ترجیع میں احتمال پیدہ ہو گیا جس کی حکایت ابو محذورہ نے کی ہے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ ابو محذورہ نے آواز کو درازنہ کیا جس کا ارادہ نبیؑ کریم ﷺ نے کیا تھا پس نبیؑ کریم ﷺ نے ابو محذورہ سے فرمایا ہو (ارجع وامدد من صوتک) پس جب احتمال پیدا ہوا تو غور و فکر کرنا واجب ہوا تاکہ ہم دو قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے ان کلمات کو دیکھا جن کے اذان میں ہونے کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی اشھد ان لا الیہ اللہ و ان محمد الرسول اللہ پس ان میں ترجیع نہیں ہو گی جس میں اختلاف ہے اسکو اس پر معطوف کر دیا جس پر اجماع ہے اور اجماع اس بات پر ہے کہ ساری اذان میں ترجیع نہیں سوائے لفظ شہادت کہ کے لفظ اشھد میں ترجیع ہے پس اختلاف کو ترجیع فی الشہادت میں پورا کر دیا کہ ترجیع تو نہیں مگر لفظ شہادت میں اور جو ہم نے ترجیع کی نفی بیان کی وہ امام اعظم ابو یوسف محمد کا قول ہے۔

دوسرا باب

بَابُ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ؟

اقامت کا باب کہ اقامت کیسے دی جائے؟

موقف اوّل:

حضرت رابیہ، امام مالک، واہلِ مدینہ کا مذہب یہ ہے کہ اقامت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق ہر کلمہ ایک ایک بار کہے جائیں گے۔

دلیل: 812 - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ , قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ , قَالَ: ثنا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ , عَنْ أَبِي قِلَابَةَ , عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: " أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ , وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ "

موقف ثانی:

مکحول، امام شافعی، امام احمد، اسحق، ابو عبید کا مذہب یہ ہے کہ اقامت میں تمام کلمات تو ایک ایک بار کہے جائیں گے مگر قد قامت الصلاۃ کو دو مرتبہ کہیں گے۔

دلیل:

(۱) 819 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ , قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ , عَنْ أَبِي قِلَابَةَ , عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , قَالَ: " أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ "

(۲) 822 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ مُسْلِمٍ، مُؤَذِّنٍ كَانَ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ , فَعَرَفْنَا أَنَّهَا الْإِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا , ثُمَّ يَخْرُجُ "

(۳) قیاس کے ذریعہ دلیل:

ہم نے اذان کو دیکھا کہ جو کلمات اذان میں مکرر ہیں دوسری مرتبہ (اقامت) میں مثنی نہیں ہوں گے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو کلمات ابتداء میں جتنی بار ہوں گے تو آخر میں اس سے نصف ہو گا، اور اقامت سے شروعات نہیں کی جاتی بلکہ اقامت اذان کے بعد ہوتی ہے، پس اذان پہلے اور ابتداء ہوئی اور اقامت بعد اور آخر میں ہوئی، تو جو کلمات اذان میں دو بار ہوں گے وہ اقامت میں ایک بار ہوں گے، پس جو کلمات اذان میں ہیں وہ اقامت میں دو مرتبہ نہیں کہے جائیں گے، اور جو کلمات اذان میں

سے نہ ہوں وہ مثنی کہے جائیں گے۔ پس تمام اقامت اذان میں ہے سوائے قد قامت الصلاۃ کے، تو تمام کی تمام اقامت مفرد ہو گی سوائے قد قامت الصلاۃ کے، پس قد قامت الصلاۃ کو مکرر کریں گے، کیونکہ وہ اذان میں سے نہیں ہے۔

موقفِ احناف:

سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، امام محمد، زفر، اہلِ کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ تمام کی تمام اقامت دو دو بار ہو گی اذان کے مثل، اور قد قامت الصلاۃ بھی دو بار کہا جائے گا۔

دلیلِ احناف:

(۱) **824** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: ثنا وَكِيعٌ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى فِي الْمَنَامِ الْأَذَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: " عَلِّمْهُ بِلَالًا " فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى , وَأَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى , وَقَعَدَ قَعْدَةً "

(۲) ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنَى مَثْنَى , وَيُقِيمُ مَثْنَى مَثْنَى , فَدَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوَى أَنَسٌ

(۳) **826** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ " أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ , وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ "

(۴) **835** - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: ثنا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: ثنا مَكْحُولٌ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ، يَقُولُ: " عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً "

تیسرا باب

بَابُ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

مؤذن کا صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنے کا باب

موقفِ اوّل:

عطاء بن ابی رباح، طاؤس، اسود بن یزید، امام شافعی، اسحق کا قول ہے کہ صبح کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث میں مذکور ہے۔

دلیل:

عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا " فَأَمَرَ بِلَالًا بِالتَّأْذِينِ "

پس اس روایت میں (الصلاۃ خیر من النوم) حضرتِ بلال کو نہیں سکھایا گیا۔

موقفِ ثانی:

حضرتِ عمر بن خطاب، وابنہ، انس، حسن بصری، ابن سرین، زہری، امام مالک، ثوری، امام احمد، اسحق، ابو ثور، داؤد، اصحاب الشافعی، امام ابو حنیفہ نے موقفِ اوّل والوں کی مخالفت کی ہے، اور کہا کہ صبح کی اذان میں فلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم کہنا مستحب ہے۔

دلیل:

(۱) 840 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ , قَالَ: ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ , عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ , الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ "

(۲) 841 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ , الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ "

(۳) 842 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ , الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ "

(۴) 844 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أنا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ التَّثْوِيبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ: الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ "

موقفِ اوّل کا رد:

پس ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کرنے کی تعلیم فرمائی، نیز صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے بعد الصلاۃ خیر من النوم کو صبح کی اذان میں استعمال کیا کرتے تھے، اور حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی حدیث میں اس کی خبر دی ہے، پس ان احادیث کی بناء پر صبح کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا ثابت ہو گیا۔

چوتھا باب

بَابُ التَّأْذِينِ لِلْفَجْرِ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ ؟ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ ؟

فجر کی اذان کا باب کہ کس وقت دی جائے: طلوعِ فجر کے بعد یا اس سے پہلے

موقفِ اوّل:

امام شافعی، اوزاعی، امام مالک، امام احمد، اسحٰق، داوٗد، ابن جریر الطبری، عبد اللہ بن مبارک، ابویوسف کا موقف یہ ہے کہ فجر کی اذان فجر کے وقت کے داخل ہونے سے پہلے دے سکتے ہیں۔

دلیل:

845 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ , قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: ثنا مَالِكٌ , عَنِ ابْنِ شِهَابٍ , عَنْ سَالِمٍ , عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ , فَكُلُوا وَاشْرَبُوا , حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ: لَهُ " أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ "

موقفِ ثانی:

سفیان ثوری، ابو حنیفہ، محمد، زفر بن ہذیل کا موقف یہ ہے کہ فجر کے لئے اس کے وقت کے داخل ہونے کے بعد ہی اذان دینا مناسب ہے، جیسا کہ تمام نمازوں کی اذان دخول وقت کے بعد دی جاتی ہے۔

دلیل:

845 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ , قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: ثنا مَالِكٌ , عَنِ ابْنِ شِهَابٍ , عَنْ سَالِمٍ , عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ , فَكُلُوا وَاشْرَبُوا , حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ: لَهُ " أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ "

موقفِ اوّل کا رد:

جو اذان حضرت بلال رات میں دیا کرتے تھے وہ اذان نماز کے لئے نہیں ہوتی تھی بلکہ نماز کے لئے ابن امّ مکتوم کی اذان ہوتی تھی، جیسا کہ روایت سے صاف ظاہر ہے۔ اور اس پر دیگر روایات بھی شاہد ہیں کہ حضرتِ بلال کی اذان نماز کے لئے نہیں ہوتی تھی بلکہ غائب شخص کو حاضر کرنے اور سونے والے کو بیدار کرنے کے لئے تھی چنانچہ:

دلیل:

863 - وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثنا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: ثنا زُهَيْرٌ , عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ , عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ , فَإِنَّهُ يُنَادِي , أَوْ يُؤَذِّنُ , لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ , وَلِيَنْتَبِهَ قَائِمُكُمْ "

پانچواں باب

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا وَيُقِيمُ الْآخَرُ

ان دو آدمیوں کا باب کہ ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت

موقفِ اوّل:

اوزاعی، زہری، امام شافعی، امام مالک، امام احمد کا موقف یہ ہے کہ جس نے اذان دی وہی اقامت بھی کہے کہ دوسرے کو اقامت کہنا مناسب نہیں ہے۔

دلیل:

872 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ , قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ , عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ , أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ , ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيمَ , فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ , وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ "

موقفِ ثانی:

حضرت حسن بصری، ثوری، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، واصحابہ کا موقف یہ ہے کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ اقامت وہ شخص کہے جس نے اذان نہیں دی بلکہ اقامت دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔

دلیل:

(۱) **874** - بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ: ثنا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ , عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ جَدِّهِ: " أَنَّهُ حِينَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ , ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللهِ فَأَقَامَ "

(۲) **875** - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ كَيْفَ رَأَيْتُ الْأَذَانَ فَقَالَ: " أَلْقِهِنَّ عَلَى بِلَالٍ , فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ " فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللهِ , فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , أَنْ يُقِيمَ

موقفِ اوّل کا ردّ اور قیاس کے ذریعے دلیل:

پس جب زیاد بن نعیم اور عبد اللہ کی حدیث آپس میں متضاد ہوئیں تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس باب کا حکم غور و فکر کر کے تلاش کریں تا کہ دو قولوں میں صحیح قول کا استخراج ہو سکے۔

پس ہم نے نظر کی اذان میں کہ ایک اذان دو شخص نہیں دے سکتے کہ آدھی اذان ایک شخص دے اور باقی آدھی اذان دوسرا شخص دے بلکہ اذان ایک شخص ہی دیگا۔

پس احتمال پیدا ہوا کہ اذان کی طرح اقامت کو بھی ایک شخص ہی دے، نہ کہ دو شخص۔

دوسرا احتمال یہ پیدا ہوا کہ اذان اور اقامت دو متفرق چیز ہیں تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ اذان ایک شخص اور اقامت دوسرا شخص کہے کیونکہ اذان اور اقامت الگ الگ چیز ہیں۔

ہم نے غور کیا کہ نماز کے لئے کچھ اسباب ہوا کرتے ہیں جو نماز پر مقدم ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے اذان و اقامت بھی ہیں جو کہ تمام نمازوں میں ہوتے ہیں اور نماز جمعہ کے اسباب میں سے ایک سبب خطبہ ہے جو کہ نماز جمعہ کے لئے لازم ہے جسکا اتصال نماز جمعہ کے ساتھ اتنا قوی ہے کہ بغیر خطبہ نماز جمعہ باطل ہے پس مناسب ہے کہ جمعہ کی نماز اور خطبہ کا فاعل ایک ہی ہو اسی طرح اقامت اور امامت کا فاعل بھی ایک ہی ہونا چاہئے حالانکہ اس پر اتفاق ہے کہ اقامت کا فاعل امام کے علاوہ ہوگا پس جب اقامت کا نماز سے اتصال ہونے کے باوجود فاعل الگ الگ ہو سکتے ہیں تو اذان اقامت کا فاعل بھی الگ الگ ہو تو حرج نہیں ہے کیونکہ اقامت کا قرب و اتصال اذان کے ساتھ نماز کے بہ نسبت کم ہے چ جس طرح نماز جمعہ اور خطبہ کا فاعل الگ الگ ہو سکتا ہے البتہ مؤذن کی ناراضگی میں مکروہ ہے دوسرے شخص کو اقامت کہنا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

اس چیز کے بارے میں باب کہ آدمی کے لئے کیا کہنا مستحب ہے جب کہ وہ اذان سنے؟

موقفِ اوّل:

امام شافعی، نخعی، ایک روایت میں امام احمد، ایک روایت میں امام مالک کا موقف یہ ہے کہ جس طرح مؤذن کہے ویسے ہی اذان کو سننے والا بھی کہے، حتی کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جائے۔

دلیل:

876 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ " وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ " النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ " , وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ " مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ "

موقفِ ثانی:

ثوری، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، امام احمد، مالک صحیح قول کے مطابق ان کا موقف یہ ہے کہ اذان سننے والا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی جگہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے گا، اور باقی اذان کا جواب ویسے ہی دے جیسے مؤذن کہتا ہے۔

دلیل:

884 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَرَوِيُّ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ , ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ , ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ , فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ , ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ , فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ , ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ , ثُمَّ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ , فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ , ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ , دَخَلَ الْجَنَّةَ "

موقفِ اوّل کا ردّ:

(۱) اس کی دلیل یہ ہے کہ سننے والے کا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی معنی نہیں ہے، کیونکہ مؤذن جو کہتا ہے وہ تو لوگوں کو نماز و فلاح کی طرف بلانے کے لئے کہتا ہے، جبکہ اذان سننے والا لوگوں کو صلوۃ و فلاح کی طرف نہیں بلاتا۔

اعتراض: سامع تو ذکر کی وجہ سے کہتا ہے نہ کی صلوۃ و فلاح کی طرف بلانے کی نیت سے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنا ذکر نہیں ہے، پس مناسب ہوا کہ ان کی جگہ ان کلمات کو کہا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں تا کہ ثواب پائے، اور وہ کلمات لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے، جیسے کہ حدیث نمبر ۸۸۴ میں گزرا۔

اعتراض: **" كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ , حَتَّى يَسْكُتَ "** اس حدیث کا کیا معنی ہو گا؟

جواب: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ تکبیر و شہادت کے بعد خاموش ہو جاؤ، جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

883 - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: ثنا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ "

نوٹ: پس احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو کلمات اذان میں ذکر کے طور پر ہوں اسے سامع بھی کہے، اور سوائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے تمام کی تمام اذان ذکر ہے، لہذا سننے والا بھی ان کو کہے۔ اور جو کلمات ذکر کے لئے نہیں ہیں تو افضل ہے کہ ان کی جگہ وہ کلمات کہے جائیں جو ان سے بہتر ہوں۔

اذان کا جواب دینا واجب ہے یا مستحب ہے؟

موقف اوّل:

امام اعظم، ابو یوسف، محمد، ابن وہب وغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا قول: **إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ** میں صیغۂ امر ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے، پس اذان کا جواب دینا واجب ہے۔

دلیل:

878 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: أنا حَيْوَةُ، قَالَ: أنا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ، مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ , ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا , ثُمَّ سَلُوا اللهَ تَعَالَى لِي الْوَسِيلَةَ , فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ , وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ , فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ , حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ "

موقف ثانی:

امام شافعی، مالک، احمد، امام طحاوی وغیرہ فرماتے ہیں کہ اذان کا جواب دینا مستحب ہے، اور رسول اللہ ﷺ کا قول: **إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ** استحباب پر محمول ہوگا۔

دلیل:

897 - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: ثنا أَبِي قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ , عَنْ عَلْقَمَةَ , عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: " كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ , فَسَمِعَ مُنَادِيًا وَهُوَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَى الْفِطْرَةِ " فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ , فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَرَجَ مِنَ النَّارِ " قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ , فَنَادَى بِهَا "

پس اگر اذان کا جواب دینا واجب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ جیرواہے کے اللہ اکبر اللہ اکبر کے جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے، نہ کہ علی الفطرۃ فرماتے، پس تکبیر کے جواب میں علی الفطرۃ اور شہادت کے جواب میں خرج من النار نہ فرماتے۔

اور اگر **إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ** سے جواب دینا واجب ہوتا تو نیچے دی ہوئی حدیث سے اذان کے بعد کی دعا پڑھنا اور نماز کے آخر میں دعا کرنا واجب ہوتا، کیونکہ ان میں بھی صیغۂ امر موجود ہے۔ چنانچہ:

878 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: أنا حَيْوَةُ، قَالَ: أنا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ، مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ , ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا , ثُمَّ سَلُوا اللهَ تَعَالَى لِي الْوَسِيلَةَ , فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ , وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ , فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ , حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ "

ساتواں باب

بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقتوں کا باب

صلوۃ الفجر اوّل وقتھا و آخر وقتھا

موقف:

نمازِ فجر کے اول وقت اور اخری وقت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، چاروں مذہب کے نزدیک فجر کا اول وقت طلوعِ فجر ہے اور اخری وقت طلوعِ شمس کے قریب ہے جیسے کہ احادیث میں مذکور ہے

دلیل:

901 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: ثنا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ , عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ , سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ , فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ , وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ . ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ , وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ , وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ , وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ , ثُمَّ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ "

صلاۃ الظھر اول وقتھا و آخر وقتھا

اوّلِ وقت کے بارے میں موقف:

نمازِ ظہر کے اول وقت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، چاروں مذہب کے نزدیک ظہر کا اوّلِ وقت سورج کا زائل ہونا ہے۔

دلیل:

903 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ , فَقَالَ: " صَلِّ مَعِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ۔

آخری وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

نمازِ ظہر کا اخری وقت جب سایۂ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے۔

دلیل:

900 - وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا أَسَدٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ , عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ , وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ , وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ , وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ حِينَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ , وَصَلَّى بِي الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ , وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ , حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ .

آخری وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ ظہر کا اخری وقت جب سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جائے۔

دلیل:

901 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: ثنا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ , عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ , سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " " أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ , فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ , وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ . ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ.

صلاۃ العصر اول وقتها وآخر وقتها

اوّلِ وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

نمازِ عصر کا اوّلِ وقت ختمِ وقتِ ظہر سے شروع ہوتا ہے، اور نمازِ ظہر کا اخری وقت جب سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے۔ اس کی دلیل ظہر کے آخری وقت کے بارے میں مذکور ہو چکی ہے۔

آخری وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

نمازِ عصر کا آخری وقت غروب شمس ہے۔

دلیل:

911 - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ , قَالَ: ثنا شُعْبَةُ , عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ , فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ , وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ "

اوّلِ وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ عصر کا اوّلِ وقت ختمِ وقتِ ظہر سے شروع ہوتا ہے، اور نمازِ ظہر کا اخری وقت جب سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جائے۔ اس کی دلیل ظہر کے آخری وقت کے بارے میں مذکور ہو چکی ہے۔

آخری وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ عصر کا آخری وقت تغیر شمس ہے۔

دلیل:

908 - مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثنا , أَسَدٌ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا , وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ , حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا , وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ "

915 - فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ , قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ , عَنْ عَاصِمٍ , عَنْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: " كُنَّا نُنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ , وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَنِصْفَ النَّهَارِ "

صلاة المغرب اول وقتها و آخر وقتها

اوّلِ وقت کے بارے میں موقف:

چاروں مذاہب کے اماموں کے نزدیک نمازِ مغرب کا اوّلِ وقت غروبِ شمس ہے۔

دلیل:

927 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ "

قیاس کے ذریعے دلیل:

جس طرح دن کا داخل ہونا نمازِ فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا داخل ہونا نمازِ مغرب کا وقت ہے۔

اوّلِ وقت کے بارے میں بعض لوگوں کا موقف:

بعض لوگوں کے نزدیک مغریب کا اولِ وقت طلوع نجوم ہے۔

دلیل:

924 - بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ , قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ , عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ , عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ , عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: " صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَخْمِصِ فَقَالَ: " إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا , فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا مِنْكُمْ أُوتِيَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ , وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ "

بعض لوگوں کا ردّ:

(۱) پہلا جواب یہ ہے کہ شاہد سے مراد رات ہے نہ کہ نجوم۔

(۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ جنہوں نے شاہد سے مراد نجوم لیا ہے وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان۔

(۳) اور تیسرا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ اس بارے میں احادیث مروی ہیں کہ نمازِ مغرب کا اوّلِ وقت غروبِ شمس ہے، لہذا احادیث متاواترہ سے استدلال کیا جائے گا نہ کہ خبرِ واحد سے، نیز عمر فاروق اعظم کے قول بھی موجود ہے، چنانچہ:

934 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْجَابِيَةِ: " أَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ تَبْدُوَ النُّجُومُ "

آخری وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ مغرب کا آخری وقت غروبِ شفقِ احمر ہے جو کہ شفقِ ابیض سے پہلے ہوتی ہے۔ اسی قول کے قائل امام ابو یوسف اور امام محمد بھی ہیں۔

دلیل:

903 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ , فَقَالَ: " صَلِّ مَعِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ , حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ , ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ , ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ , ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ.

آخری وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

مغرب کا آخری وقت غروب شفق ابیض ہے جو شفق احمر کے بعد ہوتی ہے۔

دلیل:

903 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ , فَقَالَ: " صَلِّ مَعِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ , حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ , ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ , ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ , ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ.

شوافع کا ردّ:

(۱) دونوں مذہبوں کی دلیل ایک ہی حدیث ہے، پس فرق اتنا ہے کہ شوافع شفق سے مراد شفقِ احمر لیتے ہیں، اور احناف شفق سے مراد شفقِ ابیض لیتے ہیں، شفقِ احمر پہلے نمودار ہوتی ہے پھر اس کے بعد شفقِ ابیض نمودار ہوتی ہے۔

(۲) جس طرح سرخی وسفیدی نمازِ فجر کے وقت میں ہوتی ہے اسی طرح سرخی وسفیدی نمازِ مغرب کے وقت میں ہوتی ہے، اور فجر کا وقت ان دونوں کے ختم ہونے سے ختم ہوتا ہے لہٰذا مغرب کا وقت بھی ان دونوں کے ختم ہونے سے ہی ختم ہوگا۔

صلاة العشا اول وقتها وآخر وقتها

اوّلِ وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

نمازِ عشا کا اوّلِ وقت شفقِ ابیض کے غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

دلیل:

900 - وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا أَسَدٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ , عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ , وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ , وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ

اوّلِ وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ عشا کا اوّلِ وقت شفق احمر کے غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

دلیل:

900 - وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا أَسَدٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ , عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ , وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ , وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ , وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ

آخری وقت کے بارے میں موقفِ شوافع:

نمازِ عشاء کا آخری وقت نصف رات تک ہے۔

دلیل:

(۱) 941 - فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا , قَالَ: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى , قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا , وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ , وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ , وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ , حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ , وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ "

(۲) 942 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ، قَالَ: ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ "

آخری وقت کے بارے میں موقفِ احناف:

عشاء کا آخری وقت طلوعِ فجر تک ہے، لیکن اس کا بعض وقت بعض وقت سے افضل ہے۔

دلیل:

(۱) 952 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا: ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: " أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ , وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ: " إِنَّهُ لَوَقْتُهَا , لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي " فَفِي هَذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ۔

(۲) 957 - وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ , قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ , عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي مُوسَى: " وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا "

(۳) 959 - وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ , قَالَ: ثنا اللَّيْثُ , عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ , عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ , أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا إِفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ؟ قَالَ: " طُلُوعُ الْفَجْرِ "

آٹھواں باب

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ , كَيْفَ هُوَ ؟

دو نمازوں کو جمع کرنے کا باب کہ جمع کرنا کیسا ہے؟

موقفِ شوافع:

عطا بن ابی صباح، طاؤس، مجاہد، سالم بن عبد اللہ، اسحاق بن راہویہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، داؤد، ابو ثور: ان حضرات کا موقف ہے کہ ظہر اور عصر کا ایک وقت ہے، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں نمازوں کو ایک وقت میں جمع فرمایا، اور ایسے ہی مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

دلیل شوافع:

963 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , عَامَ تَبُوكَ , فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ , وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ "

موقفِ احناف:

ابراہیم نخعی، حسن بصری، مکحول، محمد بن سرین، جابر بن زید، عمرو بن دینار، امام ثوری، عمر بن عبد العزیز، ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد بن حسن، زفر وغیرہم کا قول ہے کہ: ہر نماز کے لئے ایک مخصوص وقت ہے کہ اس وقت میں دوسری نماز شریک نہیں ہے، پس دو جگہوں کے علاوہ (۱۔ مقام عرفہ اور ۲۔ مزدلفہ) کہیں بھی دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

دلیل احناف:

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ يَعْنِي " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا , جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ , وَإِذَا أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً , جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ , فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ , حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ "

(۲) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا , قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ , يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ , وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ "

(۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ , قَالَ: " مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا إِلَّا أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا "

پس ان احادیث سے بات ظاہر ہو گئی کہ ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

ردِّ شوافع:

اور شوافع نے جو احادیث دلیل کے طور پر پیش کی ہیں، ان میں جمع کرنے کا ذکر تو ہے مگر جمع کرنے کی کیفیت کا ذکر نہیں ہے، پس احتمال پیدا ہوا کہ شاید ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں، اور اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے اول وقت میں پڑھا ہو۔ اور اس پر دیگر احادیث بھی شاہد ہیں۔

نظرِ طحاوی:

پس ہم نے فجر کی نماز میں غور وفکر کیا کہ فجر کی نماز کو اس کے وقت سے مقدم کرنا یا مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ فجر کا ایک خاص وقت ہے جو دوسری نماز کا نہیں ، تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس طرح فجر کا وقت اس کے لئے خاص ہے تو ایسے ہی تمام نمازوں کے لئے الگ الگ وقت خاص ہے، کہ اس کے وقت میں دوسری نماز جائز نہیں، پس مناسب نہیں ہے کہ اس نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کیا جائے یا مقدم کیا جائے۔

نواں باب

بَابُ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى أَيُّ الصَّلَوَاتِ؟

درمیانی نماز کا باب کہ وہ کون سی ہے؟

موقفِ اوّل:

عبد اللہ بن شدّاد، عروہ بن زبیر، اسامہ بن زید، ابو سعید خدری، عائشہ: ان حضرات کا کہنا ہے کہ صلاۃ الوسطی صلاۃ الظہر ہے، اور انہیں نے زید بن ثابت کے قول سے دلیل پکڑی ہے۔

دلیل: **992** - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ , قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ , عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: إِنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوا , فَمَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ , فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى , فَقَالَ: هِيَ الظُّهْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ , فَقَالَ: هِيَ الظُّهْرُ , إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ فَلَا يَكُونُ وَرَاءَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ , وَالنَّاسُ فِي قَائِلَتِهِمْ , وَتِجَارَتِهِمْ , فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى { حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى } [البقرة: 238] فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوتَهُمْ "

موقفِ اوّل کا رد:

حسن بصری، عوف بن مالک، نخعی: یہ حضرت کہتے ہیں کہ صلاۃ الوسطی نماز ظہر کو کہنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ جو انہوں نے دلیل پیش کی ہے وہ نبیؑ کریم ﷺ کا قول نہیں ہے، بلکہ وہ زید بن ثابت کا قول ہے، اور رہی آیت تو وہ تمام نمازوں کی محافظت پر دلالت کرتی ہے، اور یہ آیت جمعہ کی نماز کے لئے ہے، جیسے کہ ابن عباس کا قول دلالت کر رہا ہے۔ اور رہا گھروں کو آگ لگانے کی وعید تو وہ نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے تھا جیسے کہ حدیث میں آیا:

999 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ , قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ , قَالَ: ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ , عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ , عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: " لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ , ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي بُيُوتِهِمْ " فَهَذَا ابْنُ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِينَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي بُيُوتِهِمْ .

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ یہ وعید نمازِ عشا سے پیچھے رہنے والوں کے لئے تھی جیسے کہ حدیث میں آیا:

1001 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ , ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ -[169]- فَيُؤَذَّنَ لَهَا , ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ , ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ , فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ , وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا , أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ "

موقفِ ثانی:

اور ایک قول ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا بھی ملتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ صلاۃ الوسطیٰ صلاۃ الفجر ہے۔

دلیل:

1011 - فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ , عَنْ عَوْفٍ , عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ , وَقَالَ: " هَذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى "

1022 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ الصُّبْحُ , فَصْلٌ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ " فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِهِ , هِيَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى , هَذِهِ هِيَ الْعِلَّةَ

موقفِ ثانی کا رد:

موقفِ ثانی کے رد میں کہا گیا ہے کہ اس آیت میں قانتین سے مراد سکوت (خاموش رہنا)، طاعت اور خشوع و خضوع ہے جیسے کہ مروی ہے۔

دلیل:

1016 - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ , عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ , عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ , قَالَ: " كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ { حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ } [البقرة: 238] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ "

1018 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ { وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ } [البقرة: 238] فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُورٍ , عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ , حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوتُ السُّكُوتُ , وَالْقُنُوتُ الطَّاعَةُ "

1019 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: ثنا شُجَاعٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ { وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ } [البقرة: 238] قَالَ: " مِنَ الْقُنُوتِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ , وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللهِ "

1020 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: " لَوْ كَانَ الْقُنُوتُ كَمَا تَقُولُونَ , لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ , إِنَّمَا الْقُنُوتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي { وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ } [الأحزاب: 31] "

موقفِ احناف:

احناف کے یہاں صلاۃ الوسطیٰ صلاۃ العصر ہے۔

دلیلِ احناف:

(ا) 1030 - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ , قَالَ: ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ , قَالَ: ثنا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ , قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ , عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , قَالَ: قَاتَلْنَا الْأَحْزَابَ فَشَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ , فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللهُمَّ امْلَأْ قُلُوبَ الَّذِينَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى نَارًا , وَامْلَأْ بُيُوتَهُمْ نَارًا , وَامْلَأْ قُبُورَهُمْ نَارًا " قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنَّا نَرَى أَنَّهَا صَلَاةُ الْفَجْرِ فَهَذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَهَا قَبْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الصُّبْحَ , حَتَّى سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ هَذَا , فَعَلِمُوا بِذَلِكَ أَنَّهَا الْعَصْرُ.

(۲) **1039** - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ، قَالَ: ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ "

دسواں باب

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ الْفَجْرُ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ ؟

اس وقت کا باب جس میں فجر کی نماز پڑھی جائے وہ کون سا وقت ہے؟

موقفِ شوافع:

امام شافعی، اوزاعی، لیث، اسحق بن راہویہ، امام احمد، امام مالک، داوٗد، ابو ثور: ان حضرات کا کہنا ہے کہ فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھنے سے اندھیرے میں پڑھنا فضل ہے

-

دلیلِ شوافع:

1047 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ , عَنِ الزُّهْرِيِّ , عَنْ عُرْوَةَ , عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا , قَالَتْ: " كُنَّا نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ , مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ , ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ , وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ "

1072 - فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ , حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ , قَالَ: ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ , عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ , قَالَ: " تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُورِ , أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ , فَأَقَامَ الصَّلَاةَ "

موقفِ احناف:

احناف کہتے ہیں کہ صلاۃ الفجر کو اسفار میں پڑھنا مستحب ہے، اور اسفار تغلیس سے افضل ہے سفر و حضر، گرمی سردی سب میں۔

دلیلِ احناف:

1064 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا "

1066 - فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا , قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ , عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ , عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ , عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ , فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ , وَقَالَ: لِأُجُورِكُمْ "

شوافع کا رد:

(۱) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ وہ اس بات کا احتمال رکھتی ہے کہ یہ قول اس وقت کا ہے جب نماز فجر میں لمبی قرآت کرنے کا حکم نہ تھا، پس بعد میں طول قرآت کا حکم ہوا، جس کی وجہ سے پھر نماز سے خروج اسفار میں ہونے لگا۔

(۲) اور جو حدیث حضرت علی والی ذکر کی گئی ہے کہ وہ فجر کے اول وقت میں نماز فجر ادا کرتے تھے، تو اس قول میں داخل ہونے کا تو ذکر ہے مگر نماز سے خارج ہونے کا ذکر نہیں ہے، پس احتمال پیدا ہو گیا کہ ہو سکتا ہے کہ ان کا دخول اغلاس میں ہو، اور خروج اسفار میں ہو، جیسا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ غلس میں داخل ہوتے تھے، اور اسفار میں خارج ہوتے تھے، اور نماز میں سورہ کہف اور بنی اسرائیل کی قرأت کرتے تھے۔ حالانکہ دیگر مرویات میں حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا عمل اور حکم اسفار کے متعلق موجود ہے۔

1073 - فَإِذَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ -[180]- الْأَوْدِيّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِنَا الْفَجْرَ , وَنَحْنُ نَتَرَاءَى الشَّمْسَ , مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ قَدْ طَلَعَتْ " فَهَذَا الْحَدِيثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالِ التَّنْوِيرِ , فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ الْأَمْرُ بِالْإِسْفَارِ.

1074 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: يَا قَنْبَرُ أَسْفِرْ أَسْفِرْ.

گیارہواں باب

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلَاةُ الظُّهْرِ فِيهِ

اس وقت کا باب جس میں ظہر کی نماز پڑھنا مستحب ہے

موقف:

لیث بن سعد، اور عراقین کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ تمام زمانہ میں ظہر کو اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، اور دلیل اس حدیث سے پیش کی ہے۔

دلیل:

1098 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ "

موقفِ احناف:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، امام احمد، اسحٰق بن راہویہ، امام مالک، عبد اللہ بن مبارک کا قول یہ ہے کہ سردی کے ایام میں ظہر کی تعجیل اور گرمی کے ایام میں ظہر کی تاخیر مستحب ہے۔

دلیلِ احناف:

(۱) 1113 - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ , قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ , قَالَ: ثنا شُعْبَةُ , عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ , عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ , عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: " كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ , فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَهْ يَا بِلَالُ " ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ: " مَهْ يَا بِلَالُ " , ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ: " مَهْ يَا بِلَالُ " حَتَّى رَأَيْنَا فِي التُّلُولِ , ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ , فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ "

(۲)1114 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ , فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ "

اعتراض:

اگر اعتراض کیا جائے کہ جس طرح ظہر کی تاخیر پر حدیث ہے، اسی طرح تعجیل پر بھی حدیث ہے، پس ان دونوں میں سے ایک کو آپ نے بغیر دلیل کے کیسے ترجیح دے دی۔؟

جواب:

گرمی میں ظہر کی تعجیل پہلے کی جاتی تھی، پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا، جیسے کہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، جیسا کہ مروی ہے۔

1126 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَا: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثنا شَرِيكٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ , ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ , فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ "

بارہواں باب

بَابُ صَلَاةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ؟

نمازِ عصر کا باب کیا وہ جلدی پڑھی جائے یا دیر سے

موقفِ شوافع:

امام شافعی، عبد اللہ بن مبارک، امام احمد، اسحٰق کا قول ہے کہ عصر کی تعجیل اول وقت میں مستحب ہے۔

دلیلِ شوافع:

(۱) 1134 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أنا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ , ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ , فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ "

(۲) 1138 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا نُعَيْمٌ، قَالَ: ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ , فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي , وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْعَوَالِي , عَلَى الْمِيلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَالْأَرْبَعَةِ

(۳) 1148 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ , قَالَ: ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ , وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ "

موقفِ احناف:

امام ابو حنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد کا قول ہے کہ عصر کی تاخیر اس وقت تک مستحب ہے جب تک سورج متغیر نہ ہو۔

دلیل احناف:

1156 - بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ , قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ , قَالَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ , قَالَ: " كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُورَ فَنُقَسِّمُهُ عَشَرَ قِسَمٍ , ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ "

(1) اعتراض:

جو حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے عصر کی تاخیر کی مذمت کے تعلق سے، اس کا کیا ہو گا؟

جواب:

جو عصر کی تاخیر پر مذمت بیان کی گئی ہے وہ اس تاخیر کے بارے میں ہے جو مکروہ تحریمی ہے یعنی اتنی تاخیر کر دے کہ صرف چار رکعت پڑھنا ہی ممکن ہو، جب کہ ہم نے تغیرِ شمس سے کچھ پہلے پڑھنے کو کہا ہے، اور اس کے بعد بہت سا وقت باقی رہتا ہے۔

(۲) اعتراض:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا کیا جواب ہو گا؟

جواب:

اور رہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث تو وہ اس پر محمول کریں گے کہ ان کے کمرے کی دیواریں چھوٹی تھیں جس کی وجہ سے غروبِ آفتاب تک دھوپ رہتی تھی۔

تیرہواں باب

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا؟

موقفِ اوّل:

امام مالک، اور امام احمد کے اصحاب، عراقین کا قول ہے کہ جب نمازی اپنی نماز شروع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا بلند کرے، اور ہاتھ کو بلند کرنے میں کسی حد کو معین نہیں کیا جائے گا جیسا کہ روایت میں مذکور ہے۔

دلیل:

1157 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ، قَالَ: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، مَوْلَى الزُّرَقِيِّينَ قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا " فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ مَدًّا

موقفِ اوّل کا ردّ:

اس حدیث میں اجمال ہے لہذا تفصیل کی ضرورت ہے اور تفصیل دوسری احادیث میں مذکور ہے لہذا یہ حدیث قابلِ حجت نہیں ہوگی۔

موقفِ شوافع:

امام شافعی، محمد بن سرین، سالم بن عبد اللہ، امام مالک، امام احمد، اسحٰق کا قول یہ ہے کہ مناسب ہے کہ نمازی اپنے ہاتھ کو بلند کرے حتی کے اس کے دونوں کندھوں کے مقابل ہو جائے۔

دلیلِ شوافع:

1158 - بِمَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ , عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ "

موقفِ احناف:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، وہب بن منبہ، میسرہ، عطاء بن ابی رباح، نخعی کا قول ہے کہ نمازی افتتاحِ نماز میں اپنے ہاتھ کو بلند کرے حتی کہ اس کا ہاتھ اس کے کانوں کی لو تک پہنچ جائے۔

دلیلِ احناف:

1165 - قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ , قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ , عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى , عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ , رَفَعَ يَدَيْهِ , حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ "

شوافع کا ردّ:

جن احادیث میں کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ذکر کیا گیا ہے تو ہو سکتا ہے اس سے مراد نماز سے پہلے دعا وغیرہ کے لئے اٹھانا مراد ہو جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ کا اٹھانا نماز و دعا دونوں کے وقت ہوتا ہے۔

پس اگر یہ تطبیق نہ دی جائے تو دونوں طرح کی احادیث آپس میں ٹکرا جائیں گی، لہذا دونوں قسم کی احادیث کو درست کرنے کے لئے تطبیق دینی ہوگی، اور مذکورہ بالا تطبیق اچھی ہے تاکہ احادیث ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں۔

چودہواں باب

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ

موقف شوافع:

امام شافعی، اوزاعی، طاؤس کا قول ہے کہ نماز کو اس سے شروع کیا جائے گی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے

دلیل شوافع:

1181 - فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ , قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ , قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ , عَنْ عَمِّهِ , عَنِ الْأَعْرَجِ , عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: " وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ , إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ "

موقف احناف:

احناف کا مؤقف یہ ہے کہ نمازی جب نماز شروع کرے تو مناسب ہے کہ ثناء پڑھے اور ثناء پر تعوذ کے علاوہ کسی چیز کو زائد نہ کرے، یہ حکم امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے۔

دلیل احناف:

1171 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ - عَلَى وَزْنِ مَفْعُولٍ مِنَ التَّفْعِيلِ - قَالَ: ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ , عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي , عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: " سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ , وَتَبَارَكَ اسْمُكَ , وَتَعَالَى جَدُّكَ , وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ " , ثُمَّ يَقُولُ: " لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ " , ثُمَّ يَقُولُ: " اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا " ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ: " أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ , وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ " ثُمَّ يَقْرَأُ .

1173 - وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ التُّجِيبِيُّ قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ , عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ , عَنْ عَمْرَةَ , عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ , يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ , ثُمَّ يُكَبِّرُ , ثُمَّ يَقُولُ: " سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ , وَتَبَارَكَ اسْمُكَ , وَتَعَالَى جَدُّكَ , وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ "

پس پہلی حدیث میں ثناء کے بعد کلمہ اور تکبیر کا ذکر ہے مگر یہ نہیں پڑھے جائیں گے، صرف ثناء اور تعوذ پڑھ کر قرأت شروع کر دی جائے گی، جیسے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہوا۔

پندرہواں باب

بَابُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ

موقف شوافع:

امام شافعی، عطاء، مجاہد، طاؤس کا قول یہ ہے کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے پس مناسب ہے کہ نمازی تسمیہ کی قرائت کرے جیسے سورۂ فاتحہ کی قرائت کرتا ہے۔

دلیل شوافع:

1185 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , فَقَرَأَ , { بِسْمِ اللهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ } [الفاتحة: 1] فَلَمَّا بَلَغَ { غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ } [الفاتحة: 7] قَالَ: آمِينَ , فَقَالَ: النَّاسُ آمِينَ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: " أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

1186 - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَ: ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهَا , فَيَقْرَأُ { بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ } "

1187 - كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ , قَالَ: ثنا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: ثنا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى , عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِ { بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ } [الفاتحة: 1] وَكَانَ أَبِي يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ "

موقفِ احناف:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف و محمد، اوزاعی، ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام مالک کا قول یہ ہے کہ تسمیہ فاتحہ کا جزء نہیں ہے پس تسمیہ کو جہر کے ساتھ نہیں پڑھی جائے گی، ہاں! دیگر دعاؤں کی طرح تسمیہ آہستہ پڑھی جائے گی۔

دلیلِ احناف:

(۱) 1193 - بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ , قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ , قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ , قَالَ: ثنا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ , قَالَ: ثنا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ , قَالَ: ثنا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ , اسْتَفْتَحَ بِ { الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ } [البقرة: 1] وَلَمْ يَسْكُتْ "

(۲) 1198 - وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ , قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ , قَالَ: ثنا شُعْبَةُ , عَنْ قَتَادَةَ , قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ , فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ { بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ } [الفاتحة: 1] "

(۳) 1207 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ , وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ { الْحَمْدُ لِلَّهِ } [الفاتحة: 2] وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ "

شوافع کا ردّ:

پس اگر تسمیہ سورۂ فاتحہ سے ہوتی تو ضرور دوسری رکعت میں بھی اس کی قرائت کی جاتی جیسا کہ سورۂ فاتحہ کی قرائت دوسری رکعت میں کی گئی ہے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ میں سے نہیں ہے۔

اور امّ سلمہ کی روایت قابلِ عمل نہیں کہ ان سے روایت کرنے دیگر حضرات نے الگ الگ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کی وجہ سے متن میں اضطراب پیدا ہو گیا، اور جب اضطراب پیدا ہو جائے تو استدلال جاتا رہتا ہے۔ اور دیگر وہ احادیث جن میں سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں کا ہونا مذکور ہے، تو یہ ہمارا بھی قول ہے کہ اس کی سات ہی آیتیں ہیں۔

اور احادیثِ متاوترہ سے ثابت ہوا کہ بسملہ کو جہر کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا، جب جہر کی نفی ہو گئی تو سورۂ فاتحہ کے جز ہونے کی بھی نفی ہو گئی، اگر جز ہوتی تو ضرور فاتحہ کی طرح اس کو بھی جہر سے پڑھا جاتا۔

موقفِ ثالث:

اور اوزاعی، ابن جریر، مالک وغیرہ کا قول ہے کہ تسمیہ نہ آہستہ پڑھی جائے گی اور نہ جہر سے۔

سولہواں باب

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

موقفِ اوّل:

سوید بن غفلہ، حسن بن صالح، ابراہیم بن عتیبہ کا قول یہ ہے کہ ظہر اور عصر میں بالکل قرائت نہیں کی جائے گی۔

دلیل:

1215 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: ثنا سَعِيدٌ، وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: " كُنَّا جُلُوسًا فِي فِتْيَانٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ , قَالَ: لَا , وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى . ثُمَّ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلَّهِ أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللهِ مَا أُمِرَ بِهِ "

موقفِ احناف:

عند الاحناف ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرائت کی جائے گی۔

دلیلِ احناف:

(۱) **1222** - وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ: أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ , عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ: وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا , فَقَالَ: " إِنِّي لَأَسْتَحِي أُصَلِّي صَلَاةً لَا أَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا تَيَسَّرَ "

(۲) **1241** - كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ , قَالَ: ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ , عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ , قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ: " أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ "

(۳) **1243** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ , قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: " سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ "

(۴) **1253** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: " اقْرَءُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ , وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ "

موقفِ اوّل کا ردّ:

رہا ابنِ عباس کا قول تو وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا، لہذا جب ان معلوم ہی نہیں تو حکم کیسے لگا سکتے ہیں، اور دوسری بات یہ کہ ان سے ان کے قول کے خلاف بھی مروی ہے چنانچہ:

دلیل:

1219 - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ , قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا , قَالَ: " اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "

پس جب یہ مقتدی کو پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں حالانکہ مقتدی کو قرائت کرنا منع ہے، تو امام کو تو بدرجہ اولیٰ قرائت کرنا ثابت ہوا، کیونکہ امام کی قرائت تو مقتدی کے لئے کافی ہوتی ہے مگر مقتدی کی قرائت امام کے لئے کافی نہیں ہوتی۔

نوٹ: ظہر اور عصر میں جہر سے قرائت کرنا ساقط ہوا ہے پس اس پر قیاس کرتے ہوئے ظہر وعصر کی قرائت ساقط نہیں ہوگی۔

سترہواں باب

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

موقف شوافع:

امام شافعی، عروہ بن زبیر کا قول یہ ہے کہ مستحسن ہے کہ مغرب کی نماز میں ان سورتوں کی قرائت کی جائے جو احادیث میں ذکر کی گئی ہیں، جیسے سورۂ طور، الاعراف، المرسلات وغیرہ۔

دلیل شوافع:

(۱) **1255** - وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: ثنا مَالِكٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ "

(۲) **1263** - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: " صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ , الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ , مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً , حَتَّى قُبِضَ "

موقف احناف:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، نخعی، ثوری، عبد اللہ بن مبارک، مالک، احمد، اسحٰق وغیرہ کا قول یہ ہے کہ مناسب ہے کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصّل کی قرائت کی جائے۔

دلیل احناف:

(۱) **1277** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ "

(۲) 1278 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ "

شوافع کارڈ:

اور جائز ہے کہ جو نبیٔ کریم ﷺ سورۂ طور کی قرائت کرتے تھے تو ہو سکتا ہے بعض آیات کی قرائت کرتے ہوں کیونکہ لغتہ جائز ہے کہ کہا جائے "فلاں شخص نے قرآن پڑھا" اور اس سے قرآن کا بعض حصہ مراد لیا جائے، اسی طرح احادیث سے بھی مراد ہو سکتا ہے۔

آٹھرہواں باب

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

موقف شوافع:

امام شافعی، اوزاعی، عبد اللہ بن مبارک، مالک، احمد، اسحق، ابو ثور کا قول یہ ہے کہ مقتدی کا امام کے پیچھے تمام نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی قرائت کرنا واجب ہے۔

دلیل شوافع:

(۱) 1282 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ , فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: " أَتَقْرَءُونَ خَلْفِي ؟ " قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: " فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ , فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا "

(۲) 1283 - وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ , عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ , عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ "

موقف احناف:

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، عبد اللہ بن وہب وغیرہ کا موقف یہ ہے کہ مناسب نہیں ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ بھی قرائت کرے، چاہے سورت ہو یا سورۂ فاتحہ، پس مقتدی خاموش رہے گا کیونکہ امام کی قرائت مقتدی کی قرائت ہو گی۔

دلیل احناف:

(۱) 1294 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ "

(۲) **1306** - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَمَرَّ عَلَى دَارِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ , وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ , عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: " مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ "

(۳) **1310** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَدِيجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: " لَيْتَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا "

پس صحابہ کی ایک جماعت ہے جو اس بات پہ متفق ہے کہ قرائت خلف الامام جائز نہیں ہے۔

انیسواں باب

بَابُ الْخَفْضِ فِي الصَّلَاةِ هَلْ فِيهِ تَكْبِيرٌ؟

موقف اوّل:

عمر بن عبد العزیز، محمد بن سیرین، قاسم، سالم بن عبد اللہ، سعید بن جبیر، قتادہ ان حضرات کا موقف یہ ہے کہ نماز میں جب جھکیں گے تو تکبیر نہیں کہیں گے اور جب اٹھیں گے تو تکبیر کہیں گے، اور بنو امیہ ایسے ہی کرتے تھے۔

دلیل:

1319 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ , عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى , عَنْ أَبِيهِ: " أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ "

موقف ثانی:

امام اعظم، ابو یوسف، محمد، شافعی، مالک، احمد، اوزاعی، نخعی وغیرہ ان کا موقف یہ ہے کہ اٹھنے اور جھکنے تمام میں تکبیر کہی جائے گی۔

دلیل:

(۱) **1321** - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: " أَنَا رَأَيْتُ، رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ "

(۲) **1334** - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ "

پس تواتر کے ساتھ احادیث مروی ہیں جو اٹھنے اور جھکنے میں تکبیر کہنے پر دلالت کرتی ہیں۔

نظر طحاوی:

پس ہم نے نظر کیا کہ دخول فی الصلوۃ میں تکبیر ہے، پھر خروج من الرکوع والسجود میں تکبیر ہے، یوں ہی قعود سے قیام کی طرف اٹھنے میں تکبیر ہے، اور یہ تمام کی تمام تغیر احوال میں سے ہیں، کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی جانب منتقل ہونا ہے، پس جس طرح یہ تمام حالت ہیں اسی طرح قیام سے رکوع کی جانب اور سجود کی

جانب جانا بھی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا ہے، جب اٹھنے میں تکبیر ہے کہ وہ حالت ہے تو جھکنے میں بھی تکبیر ہو گی یہ بھی حالت ہے لہذا تمام اٹھنے اور جھکنے میں تکبیر کہی جائے گی اور یہ قول امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ تعالی کا ہے۔

بیسواں باب

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذَلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا ؟

موقف شوافع:

امام شافعی، سعید بن جبیر، عبد اللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ، امام احمد، اسحاق، ابو عبیدہ وغیرہ حضرات کا موقف یہ ہے کہ رکوع کے وقت، اور رکوع سے اٹھتے وقت، اور قعود سے قیام کی جانب کھڑے ہوتے وقت تمام نماز میں ہاتھ کو اٹھانا واجب ہے۔

دلیل شوافع:

(۱) **1336** - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثنا وَهْبٌ , قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ , عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ , عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ , وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ , وَيَصْنَعُهُ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ , وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ , وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ كَبَّرَ "

(۲) **1346** - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ , وَحِينَ يَرْكَعُ , وَحِينَ يَسْجُدُ "

موقف احناف:

امام اعظم، ابو یوسف، محمد، سفیان ثوری، امام نخعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ سوائے تکبیر اولی کے اور کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

دلیل احناف:

1349 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ , ثُمَّ لَا يَعُودُ "